۳ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 59)

بارش کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ

- قربانی کا گوشت کھچڑے میں استعمال کرنا کیسا؟ 08
- بُری عادت ختم کرنے کا طریقہ 13
- مزارات پر ملنے والے چھلے اور کڑے پہننا کیسا؟ 22
- کیا داڑھی مولویوں کی ایجاد ہے؟ 25

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

بارش کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اس کے نامۂ اَعمال میں 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[2]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

کیا بارش کے ہر قطرے کے ساتھ فِرِشتہ ہوتا ہے؟

سُوال: کیا بارش کے ہر قطرے کے ساتھ فِرِشتہ ہوتا ہے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بن علی بربہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اپنی کتاب شرحُ السنہ میں فرماتے ہیں: اِس بات پر ہمارا پختہ یقین ہے کہ بارش کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فِرِشتہ اُترتا ہے جو اسے اللہ پاک کے حکم کے مُطابق گِراتا ہے۔[3] یہی بات طَبَقاتُ الْحَنَابِلَہ میں بھی ہے۔ تفسیر روحُ البیان میں ہے: رِوایت میں آیا ہے کہ بارش کے ہر قطرے پر ایک فرشتہ مُقَرَّر ہوتا ہے تاکہ وہ اسے اللہ پاک کے حکم کے مُطابق دَریا، میدان یا ہوا پر گرائے۔[4] اِسی طرح تفسیر طبری میں ہے:

---

1. یہ رِسالہ ۳ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 2 ستمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۴۔
3. شرح السنۃ للبربہاری، ص۷۷، رقم: ۶۰۔
4. تفسیر روح البیان، پ۲۱، لقمان، تحت الآیۃ: ۲۰، ۷/۸۹۔

بارش کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فِرِشتہ ہوتا ہے۔[1] یوں ہی اِحیاءُ العُلُوم میں ہے: اَحادیث میں آیا ہے کہ آسمان وزمین اور زمین کے ذَرّوں اور حیوانوں حتّٰی کہ بارش کے ہر قطرے پر فِرِشتے مُقَرَّر ہیں۔[2]

حج کی مُبارَک باد کس طرح دی جائے؟

سُوال: جو لوگ حج کرکے واپس لوٹتے ہیں انہیں حج کی مُبارَک باد کس طرح دی جائے؟

جواب: بزرگوں نے لکھا ہے کہ حاجی آئے تو اس سے ملاقات کریں اور مَغْفِرَت کی دُعا کروائیں کیونکہ 20 رَبِیْعُ الْاَوَّل تک اس کی دُعا قبول ہے۔[3] ہمارے یہاں حاجیوں کو مُبارَک باد دینا رائج ہے اور اس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ حاجیوں کو اِس طرح مُبارَک باد دی جاسکتی ہے کہ آپ کو حج مُبارَک ہو، آپ کا حج بابرکت ہو اور اللہ پاک آپ کا حج قبول فرمائے وغیرہ وغیرہ۔

بے جا سُوالات کرکے حاجیوں کو آزمائش میں مَت ڈالیے

سُوال: بے جا سُوالات کرکے حاجیوں کو آزمائش میں ڈالنا کیسا؟[4]

جواب: بعض لوگ اِس طرح کے سُوالات کرکے حاجیوں کو آزمائش میں ڈال دیتے ہیں کہ آپ نے ہمارے لیے دُعا کی یا نہیں؟ نام لے کر دُعا کی یا نہیں؟ ہمارا سَلام نام لے کر بارگاہِ رِسالت میں عرض کیا یا نہیں؟ حالانکہ یہ آزمائش میں ڈالنے والی بات ہوتی ہے کہ وہاں سب کے نام یاد رہیں یہ ضَروری نہیں لہٰذا ایسے سُوالات نہ پوچھے جائیں کیونکہ ایسی صورت میں حاجی بے چارہ سوچے گا کہ نہ بولنا سامنے والے کو بُرا لگے گا تو وہ گھبراہٹ میں ہاں بول کر جھوٹ میں پڑ جائے گا۔

مُعاشرے میں رائج آزمائش میں ڈالنے والے سُوالات

ہمارے مُعاشرے میں اِس طرح کے آزمائش میں ڈالنے والے کئی سُوالات رائج ہیں مثلاً ہمارے گھر کا کھانا اچھا لگا یا

---

1 ...... تفسیر طبری، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹، ۱/۱۸۶۔

2 ...... احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، الرکن الثانی فی نفس الشکر، بیان وجہ الانموذج...الخ، ۱۴۸/۴ - احیاء العلوم (مترجم)، ۳۵۷/۴۔

3 ...... احیاء العلوم، کتاب اسرار الحج، الباب الاول فی فضائلھا و فضائل مکۃ...الخ، ۳۲۳/۱ - احیاء العلوم (مترجم)، ۷۳۱/۱۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

نہیں؟ ہماری گاڑی کیسی ہے؟ میرا لباس کیسا ہے؟ میں کیسا لگتا ہوں؟ میں نے بیان کیسا کیا؟ میں نے نعت کیسی پڑھی؟ حالانکہ یہ سب پوچھا نہیں جاتا اور نہ خود اپنی تعریف کروائی جاتی ہے بلکہ اگر سامنے والے نے تعریف کرنی ہو گی تو وہ خود ہی کر دے گا۔ عورتوں میں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے جیسا کہ کھانا پکایا ہو گا تو انہیں تأثرات کی ضَرورت ہو گی کہ کھانا کیسا پکا ہے؟ اب ظاہر ہے کہ "اچھا ہے" کہیں گے تب ہی کھانا پکانے والی کو اچھا لگے گا اور اگر یہ کہیں گے کہ مرچیں زیادہ تھیں، نمک زیادہ تھا اور صحیح طرح گلا نہیں تھا تو اسے مزہ نہیں آئے گا لہٰذا پوچھا نہ جائے۔ کوئی سچ بولنے والا ہو گا تو وہ ایسی باتیں کر دے گا اور پھر مزہ نہیں آئے گا ورنہ بے چارہ جھوٹ بولے گا کہ کھانا اچھا لگا۔ اسی طرح سفر کے بارے میں بھی طرح طرح کے سُوالات کیے جاتے ہیں مثلاً سفر کیسا رہا؟ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ تو کیا انہیں کارکردگی پیش کی جائے کہ سفر میں تکلیف ہوئی یا نہیں ہوئی؟ حالانکہ بُخاری شریف کی حدیثِ پاک کا ایک حِصّہ ہے: اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِنَ الْعَذَابِ یعنی سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔[1] سفر میں آزمائشیں اور تکلیفیں ہوتی ہیں۔ جب عوام میں سے کسی سے پوچھا جاتا ہے کہ سفر کیسا گزرا؟ تو وہ کہہ دیتا ہے کہ خیر و عافیت سے گزرا اور میں خیر و عافیت سے گھر پہنچا ہوں۔ جو واقعی خیر و عافیت سے واپس آئے تو اسے اس طرح کہنے میں حرج نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی خیریت اور قلبی خیریت نصیب کرے، ظاہری خیریت تو بدن کی ہوتی ہی ہے اور بسا اوقات نہیں بھی ہوتی مگر اصل خیریت جو روح کی ہے وہ ہماری دُرُست ہو جائے۔ ہمارا باطن، ہمارا دِل و دماغ اور ہماری سوچیں دُرُست ہو جائیں تو پھر ہم اچھے ہیں اور خیر و عافیت میں ہیں ورنہ ہم عافیت کہاں سے لائیں گے!

(اس موقع پر رُکنِ شُوریٰ نے فرمایا:) ایک مَرتبہ نگرانِ شُوریٰ بیرونِ ملک کے سفر سے واپس آئے تو کسی نے پوچھا: سفر کیسا گزرا؟ تو نگرانِ شُوریٰ نے جواب دیا: مَرنے کے بعد پتا چلے گا کہ کیسا گزرا؟ (اس پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) ظاہر ہے مَرنے کے بعد ہی پتا چلے گا کہ کیسا گزرا؟ حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس نے روزہ رکھ لیا وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ میں نے روزہ رکھا یعنی اللہ پاک نے چاہا تو میں نے روزہ رکھا[2] حالانکہ وہ

---

1. بخاری، کتاب العمرۃ، باب السفر قطعۃ من العذاب، ۱/۵۹۵، حدیث: ۱۸۰۴۔
2. احیاء العلوم، کتاب قواعد العقائد، ۱/۱۷۲- احیاء العلوم (مترجم)، ۱/۳۹۵۔

روزہ رکھ چکا ہے تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ پاک قبول کر لے تب ہی روزہ ہے ورنہ وہ روزہ ہی نہیں ہے۔ اب اللہ پاک نے قبول کیا یا نہیں؟ اس کی ہمارے پاس کوئی گارنٹی یا یقینی معلومات نہیں ہے۔

حافظ کتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا؟

سُوال: بروزِ قیامت حافظ کتنے لوگوں کی شَفاعت کرے گا؟ (رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: شَفاعت کرنے کے حوالے سے حدیثِ پاک میں جس حافظ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اس سے مُراد وہ حافظ ہے کہ جو قرآنِ پاک کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھے، قرآنِ کریم پر عمل بھی کرے اور اس کا حِفظ باقی بھی ہو۔ فی زمانہ حافظ تو بن جاتے ہیں بلکہ حافظہ بھی بن جاتی ہیں مگر آہستہ آہستہ قرآنِ کریم بُھلا دیا جاتا ہے اور یوں ایک تعداد ہے کہ جن کو قرآنِ کریم یاد نہیں ہوتا اور وہ نام کے حافظ ہوتے ہیں۔ حافظ رَمَضان شریف سے ایک دو مہینے پہلے پریشان ہوتے ہیں کہ ہمیں مَنْزِل یاد کرنی ہے اور پھر دُعائیں کرواتے ہیں کہ مَنْزِل پکی ہوگئی ہے وہ یاد ہو جائے۔

جو اللہ پاک کی رضا کے لیے قرآنِ کریم حفظ کرے، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھے اور قرآنِ کریم کے اَحکامات پر عمل کرے ایسے حفاظ کے فَضائل ہیں کہ "وہ اپنے والدین اور گھر والوں کی شَفاعت کریں گے [1] اور قیامت کے دِن ان کے ماں باپ کے سروں پر تاج رکھے جائیں گے۔ [2] بہر حال اصل حافظ وہ ہیں جو خود کو حافظ کہلوانے کے بجائے اللہ پاک کی رضا کے لیے حفظ کریں۔ آج کل بہت سے لوگ اپنے آپ کو حافظ کہلواتے ہیں حالانکہ وہ بے چارے قرآنِ پاک بھول چکے ہوتے ہیں، پکے حافظ بھی ہوتے ہوں گے لیکن ایسوں کی تعداد کم ہوتی ہو گی۔ یاد رَکھیے! حفظ کرنا

---

1 ...... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا۔ اس کے گھر والوں میں سے 10 شخصوں کے بارے میں اللہ پاک اس کی شفاعت قبول فرمائے گا، جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قارئ القرآن، ۴/۴۱۴، حدیث: ۲۹۱۴)

2 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو قرآن پڑھے اور اس کے اَحکام پر عمل کرے تو قیامت کے دِن اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے اچھی ہوگی جو دُنیا میں تمہارے گھروں میں چمکتا ہے، تو خود اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا۔ (ابو داود، کتاب الوتر، باب فی ثواب قراءۃ القرآن، ۲/۱۰۰، حدیث: ۱۴۵۳)

آسان ہے مگر حفظ کو باقی رکھنا مُشکِل ہے۔ اگر حافظ روزانہ ایک منزل کی تلاوت کرتا رہے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کا قرآن بہت پکا رہے گا اور اگر وہ ایک منزل نہیں پڑھ سکتا تو کم از کم ایک پارہ ہی روز پڑھ لیا کرے۔ اگر قرآنِ کریم کھول کر ہی نہیں دیکھے گا تو حفظ باقی رہنا بہت مشکل ہے اور پھر جان بوجھ کر قرآنِ کریم کو بُھلا دینے کی اپنی وعیدیں ہیں۔

نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب پانے والا عمل

سُوال: ایسا کون سا عمل ہے کہ جس کے کرنے سے ہم سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب پا سکیں؟

جواب: خوب سنّتوں پر عمل کریں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کریں اور دُرُود شریف کی کثرت کریں اِنْ شَآءَ اللہ مُقَرَّبِ بارگاہِ رِسالت بن جائیں گے۔ یاد رکھیے! فرائض و واجبات کی پابندی اِطاعت میں داخل ہے۔

خوف و اُمید دونوں ہونے چاہئیں

سُوال: میں جب بھی کوئی نیکی کرتا ہوں مثلاً نماز پڑھتا ہوں یا کسی کی مدد کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ میں اللہ پاک کا گناہ گار بندہ ہوں لہٰذا پتا نہیں میری نیکی قبول ہوئی ہے یا نہیں؟ اس کے بارے میں کچھ راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: خوف و اُمید دونوں ہونے چاہئیں۔ اس بات کا خوف ہو کہ میری عبادت اللہ پاک کی بارگاہ کے قابل نہیں ہے اور اُمید یہ ہونی چاہیے کہ اچھوں کے صَدقے مجھ گناہ گار کا عمل بھی قبول ہو جائے گا، یعنی خوش فہمی بھی نہیں ہونی چاہیے کہ میں بہت نیک آدمی ہوں اور میں نے یہ کیا وہ کیا جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے اور بالکل ہی اللہ پاک کی رَحمت سے مایوسی بھی نہ ہو۔ بندہ اللہ پاک کی رَحمت سے نظر بھی نہ ہٹائے اور یہ اُمید رکھے کہ وہ اپنے کَرم سے ضَرور قبول فرمائے گا۔

کیا عورت کو بھی میدانِ عرفات جانا ضَروری ہے؟

سُوال: کیا حج کے موقع پر عورت کو بھی میدانِ عرفات جانا ضَروری ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: عورت اگر حج کرنا چاہتی ہے تو اس کا بھی حج کے اِحرام کے ساتھ میدانِ عرفات جانا ضَروری ہے۔

سُود کی تباہ کاریاں

سُوال: آج کل لوگ سُود پر قرض لے لیتے ہیں، آپ سے عرض ہے کہ سُود سے بچنے کے متعلق کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

www.dawateislami.net

جواب: سود حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ سُود میں اگرچہ لوگ بَرَکت سمجھتے ہوں مگر اس میں بَرَکت نہیں ہے۔ یاد رَکھیے! اللہ پاک سُود کو مٹاتا ہے اور بیع یعنی تجارت کو بڑھاتا ہے۔ قِیامت کے دِن سُود خور کو دَردِ سر میں مبتلا کیا جائے گا اور یہ دَرد اتنا شدید ہو گا کہ وہ اس کے سبب مَخْبُوْطُ الْحَواس یعنی پاگل لگے گا۔[1] آج تھوڑا سا سر میں دَرد ہوتا ہے تو موڈ خراب ہو جاتا ہے خدا جانے وہ دَرد کیسا ہو گا؟ آج کل سُود مُعاشرے کی نَس نَس میں گُھس چکا ہے اور شاید ہی کوئی کاروبار ایسا ہو کہ جس میں سُود کا گیم نہ ہوتا ہو یہاں تک کہ Import and Export (در آمد بر آمد) میں بھی سود کا گیم ہے تو یوں پورا نظام آج کل سود کے حوالے ہے۔ بعض اوقات دُنیا میں ایسے انقلاب دیکھے گئے ہیں کہ لوگوں کا دیوالیہ نکل گیا اور ان کی اَربوں روپے کی جائیدادیں تباہ ہو گئیں جس کا بنیادی سبب یہی سُود تھا کہ پہلے تو سود میں مزہ آتا رہا اور پھر اس سارے مزے نے ایک دَم سارے کاروبار کا بیڑا غرق کر دیا۔ یاد رہے! جس چیز سے اللہ پاک اور اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع کر دیا وہ غَلَط ہے، اب چاہے اس میں ہمیں ظاہری طور پر کچھ بھی بہتری نظر آئے وہ بہتری نہیں، نظر کا دھوکا ہے۔ اللہ کریم مسلمانوں کو سُود سے بچائے کہ یہ بہت بڑی نحوست اور بہت بڑی لعنت ہے۔ سُود کے حوالے سے نگرانِ شُوریٰ نے بہت زور دار بیان کیا تھا جس پر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ نے کچھ مزید کام کیا اور پھر اُسے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے "سود اور اس کا علاج" نامی رِسالے کی صورت میں چھاپا، یہ بڑا جامع اور مفید رِسالہ ہے اس رِسالے کا مُطالعہ کیجیے۔[2]

زوال کے وقت جمعہ کی جماعت کا حکم

سُوال: کیا زوال کے وقت جمعہ کی جماعت ہو جائے گی؟

جواب: جب سورج کو زوال لگتا ہے تو ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جب ظہر کا وقت شروع ہو جائے گا تو وہ جمعہ کا وقت بھی ہے۔ یاد رہے! ظہر کی نماز عام آدمی جو امامت کا اہل ہو وہ پڑھا سکتا ہے مگر جمعہ کے لیے الگ سے بھی شرائط ہیں۔

---

1 ...... معجم کبیر، باب العین، عوف بن مالک، ۱۸/۶۰، حدیث: ۱۱۰ مفہوماً۔

2 ...... "سود اور اس کا علاج" 92 صفحات پر مشتمل رِسالہ ہے۔ یہ رِسالہ مبلغِ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مَرکزی مجلس شُوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی کے دو بیانات: "سود کی نحوست" اور "سود اور اس سے بچنے کے طریقے" کا مجموعہ ہے۔ جو ضَروری ترمیم و اِضافے کے ساتھ چھاپا گیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

نامِ مُبارک احمد ہے یا محمد؟

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارک احمد ہے یا محمد؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارک احمد بھی ہے اور محمد بھی اور ان کے علاوہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت سارے نام ہیں۔[1]

عِدَّت میں نکاح کا شرعی حکم

سُوال: کیا عورت عِدَّت میں نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: عورت عِدَّت میں نکاح نہیں کر سکتی بلکہ عِدَّت کے اندر تو اسے نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے۔[2]

وَلیمہ کرنے کا حکم

سُوال: وَلیمہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ولیمہ کرنا سُنَّت ہے۔ شادی کی پہلی رات جسے شبِ زِفاف بھی کہا جاتا ہے اسے گزار کر اگلے دِن یا اس کے بعد والے دِن وَلیمہ ہو سکتا ہے۔[3] آج کل لوگ شادی سے پہلے دعوت کرتے ہیں اور اُسے ولیمہ کہتے ہیں یہ ولیمہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے دو دِن کے بعد وَلیمہ کیا تب بھی وَلیمہ کی سُنَّت ادا نہیں ہو گی کیونکہ ولیمہ کا وقت جا تا رہا۔

---

1 ...... مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام بھی ایک ہزار (1000) ہیں اور حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام بھی ایک ہزار (1000)۔ اللہ تعالیٰ کے دو نام ذاتی ہیں: عربی میں اللہ، عبرانی میں ایل۔ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بھی دو نام ذاتی ہیں: محمد، احمد باقی نام صِفاتی، چونکہ اللہ رسول (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی صفات بہت ہیں، نیز ان کے آستانوں پر مختلف حاجت مند اپنی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے رہیں گے اس لیے ان دونوں ذاتوں کے نام بہت ہوئے کہ جیسا حاجت مند آوے اسی نام سے پکارے۔ حضور انور سے پہلے کسی کا نام محمد نہ ہوا۔ ہاں یہ ثابت ہے کہ نجومیوں نے پیش گوئی کی تھی کہ نبی آخر الزمان پیدا ہونے والے ہیں جن کا نام محمد ہو گا تو عرب میں چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے مگر چونکہ یہ سن کر انہوں نے یہ نام رکھے اس لیے پہلے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی کا نام محمد ہوا، چونکہ ساری مخلوق بلکہ خود خالق ہمیشہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہر ادا کی تعریف فرماتے رہیں گے اس لیے نام پاک محمد ہوا۔ (مراۃ المناجیح، ۴۱/۸)

2 ...... درِ مختار، کتاب الطلاق، باب العدۃ، فصل فی الحداد، ۲۲۵/۵۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۳۹۱/۳، حصہ:۱۶۔

حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر شریف

سُوال: کیا حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے دُنیا میں ایک ہزار برس قیام فرمایا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے ساڑھے نو سو (950) سال تک تو تبلیغ فرمائی تھی۔[1] ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے سولہ سو (1600) سال عُمر پائی۔[2]

جو عورت زیادہ حج کرے اسے کیا کہیں گے؟

سُوال: جو مَرد زیادہ حج کرے اسے اَلحاج کہا جاتا ہے، یہ بتائیے کہ جو عورت زیادہ حج کرے اسے کیا کہیں گے؟

جواب: یہ تو سائل نے طے کیا ہے کہ جو زیادہ حج کرے اسے "اَلحاج" کہتے ہیں ورنہ جو ایک حج کرلے وہ بھی اَلحاج ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں پاکستان میں یہ عُرف ہے کہ جو ایک حج کرے اُسے حاجی اور جو ایک سے زیادہ حج کرے اُسے الحاج کہتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے، عربی میں تو ہر حاجی کو الحاج ہی لکھتے ہیں۔ جو عورت حج کرتی ہے اسے حاجَّہ یا حَجَّن کہتے ہیں مگر ہمارے یہاں عورتوں کو حاجَّہ یا حَجَّن کہنے کا رواج کم ہے جبکہ لوگ زیادہ طور پر مَردوں کو حاجی بولتے ہیں۔ ہماری میمنی زبان میں حج کرنے والی عورت کو حاجیانی اور گجراتی زبان میں حاجیاڑیں کہا جاتا ہے۔ اگرچہ میمنی زبان میں بھی حاجیاڑیں بولتے ہیں مگر یہ گجراتی زبان کا لفظ ہے۔

قربانی کا گوشت کھچڑے میں اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: قربانی کا گوشت اگر کھچڑے میں اِستعمال کر لیا جائے جیسا کہ ہم مُحَرَّمُ الْحَرَام میں اپنے اور اپنے عزیزوں کے لیے کھچڑا بناتے ہیں تو کیا ایسا کرنا دُرُست ہے؟

جواب: قربانی کا گوشت اگر کھچڑے میں ڈالا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ کھچڑا دوستوں کو بھی کِھلا سکتے

---

1 ...... جیسا کہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا﴾ (پ۲۰، العنکبوت: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ہزار برس رہا۔

2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۳۰۔

ہیں۔ یاد رکھیے! جس نے قربانی کی وہ قربانی کے گوشت کا مالک ہے لہٰذا وہ گوشت کو شادی اور نیاز میں اِستعمال کر سکتا ہے۔

نماز میں دِل نہ لگے تو کیا نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟

سُوال: اگر نماز میں ہمارا دِل نہ لگے تو کیا ہم نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جس طرح نوکری میں دِل نہیں لگتا لیکن پھر بھی نوکری کرتے ہیں، اسی طرح کام دھندے میں دِل نہیں لگتا مگر پھر بھی کام دھندا کرتے ہیں، یوں ہی بیمار کا دِل غِذا اور دَوا میں نہیں لگتا لیکن پھر بھی وہ جان بچانے کے لیے غِذا اور دَوا سب اِستعمال کرتا ہے۔ اسی طرح ہم لوگ بھی روحانی مَریض ہیں اس لیے ہمارا نماز میں دِل نہیں لگتا لیکن پھر بھی ہمیں نماز پڑھنی ہی پڑھنی ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ ایک دِن ایسا آئے گا کہ ہمارا رُوحانی مَرض دُور ہو جائے گا اور نماز میں ہمارا دِل لگ جائے گا۔

مواجہہ شریف پر حاضری نہ دینے کی وجہ

سُوال: مَدَنی چینل پر آپ کے مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ اور مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی حاضری کے مَناظر تو ہم نے دیکھیں ہیں مگر مواجہہ شریف پر آپ کی حاضری کے مَناظر نہیں دیکھے اِس حوالے سے کچھ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: کافی سال ہوئے میں نے مواجہہ شریف پر حاضری نہیں دی کیونکہ میں نے اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھا کہ میں روبرو حاضر ہو جاؤں تو یوں ہر ایک کا اپنا اپنا ذوق ہوتا ہے۔

مواجہہ شریف پر حاضِری نہ دینے والے بزرگ

مشہور سُنی عالِمِ دِین اور عاشقِ رَسول حضرتِ علّامہ یوسف نبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جو کہ سَیِّدِی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دور کے بزرگ ہیں، ان کے بارے میں حضرتِ علّامہ محمد شریف کوٹلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَروازے بابُ السَّلام پر ایک نورانی چہرے والے بزرگ کو دیکھتا تھا، ایک بار میں نے ان بزرگ سے ملاقات کی اور اپنا تعارف کروا کر پوچھا: آپ صرف یہاں نظر آتے ہیں میں نے آپ کو مواجہہ شریف پر جاتے کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کَرم ہے کہ مجھے اپنے دَروازے تک آنے کی

www.dawateislami.net

اِجازت دی ہے اور میں دَروازے میں پہنچ گیا ہوں، میں مواجہہ شریف پر اس لیے نہیں آتا کہ کتے کا کام گھر کے دَروازے پر پہرا دینا ہوتا ہے وہ گھر کے اندر نہیں جاتا، یوں انہوں نے عشق بھرا جواب دیا تھا۔(1)

مدینے شریف میں کچھ نہ کھاتے پیتے

بعض بزرگوں کے ایسے واقعات بھی ہیں کہ جب ان کا مدینے شریف میں حاضِر ہونے کا اِرادہ ہوتا تو وہ پہلے سے ہی بھوکا رہنا شروع کر دیتے تاکہ انہیں وہاں پیشاب کی حاجت پیش نہ آئے اور پھر جب تک مدینے شریف میں رہتے کچھ نہ کھاتے پیتے۔

سارا وقت کھڑے ہو کر گزارتے

اسی طرح بعض بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ ایسے بھی گزرے ہیں کہ وہ جتنا وقت مدینے شریف میں گزارتے کھڑے ہو کر ہی گزارتے نہ وہ سوتے تھے اور نہ ہی بیٹھتے تھے البتہ نماز میں اُٹھنا بیٹھنا الگ چیز ہے۔ ان کے اس طرح کھڑے رہنے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ ہر ایک کے عشق کا اپنا اپنا اَنداز ہے اور جب تک عشق شریعت سے نہ ٹکرائے اس کی پذیرائی ہے اور وہ اچھا ہی اچھا ہے۔ یوں ہی بعض عاشقِ رَسُول ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ مدینے شریف میں حاضِر ہوتے ہیں تو واپسی پر مدینے شریف کا سارا راستہ اُلٹے قدم چلتے ہیں۔

ایک چوکیدار کا عشق بھرا جواب

بہت پُرانی بات ہے کہ میں ایک قبرِستان میں ایک شخص کو دیکھتا تھا جو کہ چوکیدار تھا، اس کی لمبی داڑھی تھی اور اس کے ہاتھ میں ڈنڈا ہوا کرتا تھا۔ ایک بار ہم چند اسلامی بھائی تھے تو کسی بات پر ہم میں سے کسی نے اس سے کہا: اللہ پاک آپ کو مدینہ دکھائے۔ اس پر اس نے کہا: میں مدینے جاؤں گا! ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ میں وہاں ریح کیسے خارج کروں گا؟ حالانکہ وہ بالکل گنوار سا آدمی تھا۔ اس کی سوچ یہ تھی کہ جن پاکیزہ ہواؤں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زُلفوں کے بوسے لیے ہیں اور جن فضاؤں میں میرے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اوقات گزارے ہیں میں

1...... جواہر البحار، پیش لفظ، ص ۱۰۔

ان فضاؤں میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں؟ تو یہ اس کے عشق کا ایک انداز تھا۔

امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مدینہ شریف میں سُواری نہ کرتے

حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پاس ایک بار خراسان کے عمدہ گھوڑے آئے تو اس وقت ان کے پاس ایک صاحب (حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) حاضر ہوئے اور بات چیت ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: سارے گھوڑے تم لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: آپ اپنی سواری کے لیے بھی کچھ گھوڑے رکھ لیجیے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اِرشاد فرمایا: جس زمین نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چومے ہیں میں اس زمین کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندوں یعنی میں اس پر گھوڑے دوڑاؤں یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نہ تو مدینہ شریف میں سواری کرتے[2] اور نہ ہی اِسْتِنجا کرتے بلکہ اِسْتِنجا کے لیے مدینہ شریف سے باہر تشریف لے جاتے البتہ جب بیمار ہوتے تو مجبوری کی صورت میں باہر نہ جاسکتے تھے۔[3]

بی بی عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مدینے شریف میں ہتھوڑے نہیں چلانے دیتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کسی کو مدینہ شریف میں ہتھوڑے وغیرہ نہیں چلانے دیتی تھیں کہ اس سے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف ہو گی[4] کیونکہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حیات ہیں تو اس طرح کے کام مدینہ شریف سے باہر ہوا کرتے تھے۔ مدینہ شریف سے باہر باقاعدہ ایک مقام تھا کہ لوگ عام طور پر توڑ پھوڑ یا چیزوں کی جو بھی دُرُستی کرنی ہوتی تھی وہاں جا کر کرتے تھے اور مدینہ شریف میں سکون ہوتا تھا۔

تُرکوں کے اَدب کا اَنداز

تُرکوں کا دور بھی بڑا پاکیزہ دور تھا کہ انہوں نے مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعمیرات میں حصہ لیا

---

1. احیاء العلوم، کتاب العلم، باب ثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامھما واحکامھما، ۱/۴۸- احیاء العلوم (مترجم)، ۱/۱۱۴۔
2. الشفا، القسم الثانی، الباب الاول فرض الایمان بہ، فصل ومن اعظامہ واکبارہ... الخ، ۲/۵۷۔
3. بستان المحدثین، ص۱۹۔
4. الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ لابن النجار ملحق شفاء الغرام، الباب الخامس عشر... الخ، ۲/۴۵۰۔

اور ابھی تک ان کی تعمیرات کے آثار باقی ہیں۔ ان کی تعمیرات کا اَنداز یہ تھا کہ انہوں نے اگر ماربل وغیرہ کی تراش خراش کرنی ہوتی تو وہ پتھروں کو مدینے شریف سے باہر لے جا کر کرتے تھے اور یہ کام کرنے والے سارے حفاظ ہوتے جو تلاوت بھی کرتے اور تعمیر کا کام بھی سر انجام دیتے تھے۔ جب انہوں نے مدینے شریف میں مَنارہ یا کوئی اور چیز لگانی ہوتی تھی تو وہ اُسے ربڑ کی ہتھوڑی سے آہستہ آہستہ جماتے تھے تاکہ آواز پیدا نہ ہو۔[1] یہ کھلی آنکھوں سے دیکھنے والی بات ہے کہ ان کے دور کے مَنارے آج بھی موجود ہیں اور اتنے نورانی ہیں کہ بتی نہ ہونے کے باوجود ان کے فوٹو میں بھی چمک نظر آتی ہے حالانکہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے مگر اب بھی چمک باقی ہے اور جو مَنارے بعد میں بنائے گئے ان میں وہ چمک نہیں ہے حالانکہ بعد میں ٹیکنالوجی نے بہت زیادہ ترقی کی ہے مگر عاشقوں کے ہاتھ کہاں سے لائیں گے؟ عاشقوں کے ہاتھ کے بنے ہوئے میناروں بلکہ ان میناروں کی تصویروں میں بھی چمک ہے۔

مُعاف نہ کرنے والا حوضِ کوثر پر نہ جاسکے گا

سُوال: اگر کوئی اپنے دوست سے مُعافی مانگے اور وہ مُعاف نہ کرے تو اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مُعاف کر دینا چاہیے کہ حدیثِ پاک میں ہے: جس کے پاس اس کا بھائی مُعافی لینے آئے اور وہ معاف نہ کرے تو اسے حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا۔[2] یعنی جو مُعاف نہیں کرے گا وہ حوضِ کوثر پر نہ جا سکے گا اس لیے مُعاف کر دینا چاہیے۔

کیا صِرف بزرگوں کے نام پر ہی نیاز کی جاسکتی ہے؟

سُوال: نیاز کسی کے بھی اِیصالِ ثواب کے لیے کر سکتے ہیں یا صِرف بزرگوں کے نام پر ہی نیاز کی جاسکتی ہے؟

جواب: جب کوئی چھوٹا آتا ہے تو اسے بولتے ہیں بیٹھ جاؤ اور جب کوئی بڑا آتا ہے تو اُسے بولتے ہیں تشریف رکھیے حالانکہ تشریف رکھیے کا معنیٰ بھی وہی ہے کہ بیٹھ جاؤ مگر یہ ایک اِحترام کا لفظ ہے۔ اسی طرح عام آدمی کے اِیصالِ ثواب کے لیے جو کھانا پکایا جاتا ہے اسے لوگ فاتحہ کا کھانا بولتے ہیں کہ ہمارے دادا کی فاتحہ ہے یا ہمارے دادا کی بَرسی ہے اور

---

1 ...... تاریخ نجد وحجاز، مقدمہ، ص ۱۱ تا ۱۴ ماخوذاً۔

2 ...... معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/۳۷۶، حدیث: ۶۲۹۵۔

جب کسی بزرگ اور اللہ پاک کے نیک بندوں کی فاتحہ کا کھانا ہو گا تو اسے کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ کا عُرس ہے یا فلاں بزرگ کی نیاز ہے حالانکہ وہی فاتحہ کا کھانا ہے اور وہی بَرسی ہے لیکن یہاں زیادہ اِحترام والے اَلفاظ اِستعمال کیے جاتے ہیں۔ اِیصالِ ثواب ہر مسلمان کے لیے کیا جا سکتا ہے مگر ہمارے یہاں رَواج یہی ہے کہ عام مسلمان کے اِیصالِ ثواب کے کھانے کو نیاز نہیں کہا جاتا۔

بُری عادت ختم کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر کوئی دوسروں سے غَلَط اَنداز سے پیش آتا ہے اور وہ اپنی اس عادت سے تنگ بھی ہے تو وہ اپنی اس عادت کو کیسے ختم کرے؟ نیز لوگ اسے یہ کہتے ہیں کہ "تم ہمیشہ بُری بات کرتے ہو" تو کیا لوگوں کا اُسے اس طرح کہنا اسے اچھا کر دے گا؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: لوگوں کا بُرا بھلا کہنا کبھی اسے اچھا بھی کر سکتا ہے جبھی تو اس کو پتا چلا ہے کہ لوگ مجھ سے تنگ ہیں اس لیے وہ سُدھرنا بھی چاہتا ہے۔ اگر نہیں سُدھر پاتا تو اسے سُدھرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے اور جب وہ دِل سے کوشش کرے گا تو سُدھر جائے گا ورنہ خالی کہہ دینے سے کچھ نہیں ہو گا۔ اِس حوالے سے ایک فرضی حکایت بھی ہے چنانچہ ایک شخص کیچڑ میں پھنس گیا تھا اور وہ اس سے نکل نہیں پا رہا تھا، اتنے میں کوئی دوسرا آدمی آیا اور اس نے پستول (Pistol) نکالا اور کیچڑ میں پھنسے ہوئے شخص پر نشانہ باندھا تو اب وہ ایک دَم بے قرار ہو کر اُچھلا کودا اور کیچڑ سے نکل کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اس شخص نے پستول پھینک دیا اور زور زور سے ہنسا اور بھاگنے والے شخص سے کہنے لگا: میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا بلکہ میں نے اس لیے تم پر پستول نکالا کہ تم کیچڑ سے نکلنے کی صحیح کوشش نہیں کر رہے تھے، اب جب تمہاری جان پر بنی تو تم نے زور لگایا اور کیچڑ سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ سُدھر نہیں پا رہا تو سمجھ لیجئے کہ اس کی اپنی کوشش ہی کمزور ہے۔ سمجھانے کے لیے ایک مثال یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر کسی کو ایک گھنٹے کے لیے قبر میں بند کر دیا جائے اور اس کے لیے آکسیجن کا اِہتمام بھی کر دیا جائے تاکہ وہ مَرنے نہ پائے تو وہ قبر سے باہر نکل کر کان پکڑ لے گا یا واقعی کوئی ایک گھنٹے تک نزع کی سختیاں

محسوس کرے اور مَر جائے اور پھر جب اسے دفن کیا جائے تو اس کی قبر میں سانپ بچھو آئیں اور پھر وہ دوبارہ جی اُٹھے تو اب وہ کبھی بھی گناہ کی طرف رُخ نہیں کرے گا۔ قرآنِ پاک میں اس طرح کے مفہوم کی آیات بھی ہیں (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اِس آیتِ مُبارکہ کی تلاوت فرمائی:) ﴿لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ(۵۸)﴾ (پ۲۴، الزمر:۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: کسی طرح مجھے واپسی ملے کہ میں نیکیاں کروں۔

یاد رکھیے! ابھی مہلت ملی ہوئی ہے مَرنے کے بعد مہلت نہیں ملے گی! ایک بہت بڑے تابعی بزرگ گزرے ہیں (جن کا نام حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہے)، انہوں نے اپنے گھر میں قبر بنا کر رکھی تھی تو جب انہیں کچھ غفلت ہوتی تو قبر میں لیٹ جاتے اور اپنے آپ کو ڈراتے ہوئے کہتے: اب میں مَر گیا ہوں اور قبر میں آ گیا ہوں اور پھر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے کہ چلو تمہیں ایک بار پھر موقع دیا جاتا ہے لہٰذا اب غفلت نہ کرنا اور خوب نیکیاں اور عبادت کرنا۔[1] بزرگوں کے اپنے آپ کو سمجھانے کے اس طرح کے اَنداز تھے۔ بہر حال جو سُدھر نہیں پا رہا وہ اگر اپنے آپ کو ڈرائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کے اندر سُدھرنے کا جذبہ بڑھے گا۔

جھوٹ اور بہانے میں فرق

سُوال: جھوٹ بولنے اور بہانہ بنانے میں کیا فرق ہے؟

جواب: جھوٹ سچ کا اُلٹ ہے جبکہ بہانے بعض اوقات دُرُست بھی ہوتے ہیں اور بعض اوقات غَلَط بھی۔ (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) جو بات واقع کے خلاف ہو گی اُسے جھوٹ بولا جائے گا جبکہ بہانوں میں دونوں باتیں ہو سکتی ہیں۔

فوت شُدگان کے بارے میں وَسوسہ آئے تو کیا کریں؟

سُوال: ہمیں اپنے فوت شُدگان عزیزوں کے بارے میں یہ وَسوسے آتے ہیں کہ اگر ہم یوں کر لیتے تو وہ بچ جاتے لہٰذا اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، بیان حال القبر واقاویلھم عند القبور، ۵/۲۳۸- احیاء العلوم (مترجم)، ۵/۵۹۲۔

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دُعا تعلیم فرمائی ہے: اگر تم پر کوئی مصیبت آجائے تو یہ نہ کہو کاش میں نے اِس اِس طرح کرلیا ہوتا بلکہ یہ کہو: ''قَدَّرَ اللّٰہُ مَا شَاءَ فَعَلَ یعنی اللہ پاک کی تقدیر ہے جو اس نے چاہا وہ کردیا'' کیونکہ یہ ''کاش'' کا لفظ شیطان کے عمل کو کھولتا ہے۔[1] ہر ایک کو مَرنا ہے اور موت کا علاج ہی نہیں ہے لہٰذا جو دُنیا سے چلا گیا اس کے بارے میں وَسوسے پالنا اپنے آپ کو پریشانیوں میں ڈالنا ہے۔ اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھیں اور مَرنے والے کے لیے دُعا کریں کہ اللہ کریم اس کی بے حِساب مَغْفِرَت کردے۔ بالفرض وہ یوں کرلینے سے بچ جاتا تو پھر چلا جاتا کہ ظاہر ہے مرنا تو ہے۔

بارش کے پانی میں گٹر کا پانی شامل ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

سُوال: بارش کے پانی میں گٹر کا پانی اکثر شامل ہو جاتا ہے تو کیا پھر بھی بارش کا پانی پاک ہوتا ہے اس حوالے سے راہ نمائی فرمادیجئے۔ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: بارش کا پانی پاک ہے۔ جب یہ گلیوں میں چلنا شروع کرتا ہے تو اس میں اگر کوئی ناپاک پانی مل گیا جیسا کہ راستوں میں نجاستیں بھی ہوتی ہیں اور بکروں کی مینگنیاں اور لید وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے مگر نجاست کی وجہ سے اس پانی کا نہ رنگ تبدیل ہوا ہے اور نہ کوئی بدبو آئی ہے اور نہ ہی اس کا ذائقہ بدلا ہے یعنی اس طرح کی کوئی علامت نہیں ہے تو یہ اب بھی پاک ہے۔ اگر اسے پاک نہیں مانیں گے تو آپ قدم بھی نہیں بڑھا سکیں گے کیونکہ راستوں میں ہر جگہ کچھ نہ کچھ نجاست ہوتی ہی ہے۔ اللہ پاک نے یہ آسانی دی ہے کہ جب تک یقینی طور پر ہمیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ناپاک ہے اس وقت اس کے لیے پاکی کا حکم ہے۔[2] یاد رہے! اگر بارش کا پانی رک بھی گیا (اور جہاں رُکا ہے اس کی مِقدار دَہ دردہ سے زیادہ ہے) تب بھی پاک ہے جب تک کہ اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو البتہ اگر کسی گڑھے میں پانی رک گیا اور وہ گڑھا دہ دردہ سے کم ہے اور آپ نے کسی بچے کو اس میں پیشاب کرتے دیکھ لیا تو اب یہ پانی ناپاک ہے اور اگر دیکھا نہیں خالی وہم ہے کہ پانی میں پیشاب کیا ہوگا یا گڑھے میں جو پانی ہے وہ کالا ہے لہٰذا اس میں کچھ ہو گیا ہوگا تو اس حوالے سے عرض ہے کہ کوئلہ

---

1 ...... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز...الخ، ص١٠٩٨، حدیث: ٦٧٧٤۔

2 ...... راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی، ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت، ١/٣٩٤، حصہ: ٢)

بھی تو کالا ہو تا ہے حالانکہ کوئلہ ناپاک نہیں ہو تا اور یوں ہی بندہ بھی کالا ہو تا ہے تو کیا وہ ناپاک ہو تا ہے؟ بہارِ شریعت میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ”راستے کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو۔“(1) جب بارش میں چلتے ہیں تو چپلوں سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑوں پر پڑتی ہیں لہٰذا جب تک ان کے ناپاک ہونے کا یقینی علم نہ ہو اس وقت تک یہ پاک ہیں اور ان کپڑوں میں نماز پڑھیں گے تو نماز ہو جائے گی۔

زکوٰۃ کی رَقم ضائع ہونے سے بچایئے

سُوال: بعض بَرادریوں میں زکوٰۃ فنڈ کا سسٹم رائج ہوتا ہے جس کے باعث بَرادری کے لوگوں کو زور دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ کی رقم اسی فنڈ میں جمع کروائیں لہٰذا انہیں مجبوراً بَرادری کے فنڈ میں اپنی زکوٰۃ جمع کروانا پڑتی ہے۔ اس رَقم کا اِستعمال کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ بَرادری میں کسی بھی شخص کا اِنتقال ہو جائے اگرچہ وہ امیر کبیر ہی کیوں نہ ہو اس کے جنازے وغیرہ کے اِنتظامات میں جو بھی رقم لگے گی وہ اسی زکوٰۃ فنڈ سے دی جاتی ہے حالانکہ وہ اس کا مستحق نہیں ہوتا۔ اس حوالے سے سُوال یہ ہے کہ بیان کردہ صورت میں اس فنڈ کے لیے زکوٰۃ جمع کروانا اور پھر زکوٰۃ کی رقم کا اس طرح اِستعمال کرنا دُرُست ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی بھی اِدارہ ہو اس کے لیے مشورہ ہے کہ وہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے راہ نمائی حاصِل کر کے ہی کام کرے۔ یہ حقیقت ہے کہ بَرادری سسٹم، سماجی اِداروں اور ہسپتالوں میں جو زکوٰۃ لی جاتی ہے اس کا Misuse (یعنی غَلَط اِستعمال) ہو رہا ہوتا ہے۔ ہم نے ایک بار بَرادریوں کے ذِمّہ داران کو جمع کر کے ان کا اجلاس رکھا تھا، میں نے اجلاس میں ان کے سامنے زکوٰۃ کے حوالے سے یہ بیان کیا کہ بَرادری کے فنڈ وغیرہ میں جمع ہونے والی زکوٰۃ کی رقم کو سب پر بِلا اِمتیاز اِستعمال کرنا دُرُست نہیں ہے لیکن اس کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ اِسی طرح اگر کوئی بیمار آتا ہے تو اس کو اسی رقم سے انجکشن وغیرہ لگوا دیا جاتا ہے یا ڈاکٹر کی فیس ادا کر دی جاتی ہے لیکن یہ انجکشن یا وہ رقم اس کے قبضے میں نہیں دی جاتی اور اس طرح وہ زکوٰۃ کی رقم ضائع ہو جاتی ہے کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے ضَروری ہے کہ اس رقم کا کسی مستحقِ زکوٰۃ کو مالک

(1) بہارِ شریعت، ۱/ ۳۹۴، حصہ:۲۔

بنایا جائے ورنہ زکوٰۃ ادا ہی نہیں ہو گی۔[1] ہاں! اگر ایسا سلسلہ ہو کہ انجکشن اس فقیرِ شرعی مریض کو دے کر اس کو مالک بنا دیا جائے پھر وہ خود کہے کہ یہ انجکشن مجھے لگا دو تو یہ جائز ہو گا اور اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی مستحقِ زکوٰۃ مریض ہسپتال میں ایڈمٹ ہوتا ہے تو انتظامیہ اس کے Bed کا کرایہ، دواؤں کی رَقم اور ڈاکٹر کی فیس وغیرہ زکوٰۃ کے فنڈ سے کاٹ لیتی ہے اور یوں زکوٰۃ کے لیے جمع کی گئی رقم ضائع ہو جاتی ہے حالانکہ اگر یہ لوگ رقم اور دوائیں کو اس فقیرِ شرعی مریض کی ملک کرنے کے بعد اس کی اِجازت سے اِستعمال کرتے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی لیکن ایسا نہیں کیا جاتا تو یوں جس نے یہ رقم جمع کروائی ہوتی ہے اس کی زکوٰۃ ادا ہی نہیں ہو رہی ہوتی بلکہ الٹا گناہوں کا اَنبار لگ رہا ہوتا ہے اور اِنتظامیہ کے اَراکین بے چارے یہ سمجھ رہے ہوتے ہی کہ ہم قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ سب عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام سے راہ نمائی لیے بغیر قدم اُٹھانے کا نتیجہ ہے اور یہ خود کو Risk (خطرے) میں ڈالنے والی بات ہے۔ جو لوگ اس طرح کے کام کر رہے ہوتے ہیں بد قسمتی سے وہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام سے رابطہ بھی نہیں رکھتے، ان بے چاروں کو تو اتنی بھی سمجھ نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے؟ کیسے ادا کی جاتی ہے؟ اور اس کا اِستعمال کس طرح ہوتا ہے؟ لہٰذا نہیں چاہیے کہ قدم قدم پر عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام سے راہ نمائی لیتے ہوئے کام کریں اور یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ یہ منصب صرف عُلَما ہی کا ہے۔ اِسلام اور شریعت کے مُعاملات میں اپنی عقل اِستعمال کرنے کے بجائے عُلَما کو ہی یہ مُعاملات حل کرنے دیئے جائیں۔

زکوٰۃ کی رَقم کا حیلہ کرنے کا طریقہ

سُوال: زکوٰۃ کی رَقم کا حیلہ کرنے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔[2]

جواب: حیلہ کرنا کوئی لمبا چوڑا مسئلہ نہیں ہے، کسی بھی مستحقِ زکوٰۃ کو یہ رَقم دے کر اس کو مالک بنا دیا جائے اور وہ اپنی مَرضی سے یہ رقم فنڈ میں جمع کروا دے تاکہ آپ اس کے ذَریعے کسی بھی مَریض کا علاج کروا سکیں یا کسی بھی نیک کام میں خرچ کر سکیں۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۲۵۵۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

کیا دعوتِ اسلامی میں شمولیت کے لیے ممبر شپ لینا پڑتی ہے؟

سُوال: کیا دعوتِ اسلامی کا مَدنی کام کرنے والا ہی دعوتِ اسلامی والا ہے؟ نیز جو آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کا مُرید بھی ہے لیکن دعوتِ اسلامی کا مَدنی کام نہیں کرتا کیا وہ دعوتِ اسلامی والا نہیں ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: دعوتِ اسلامی میں شمولیت کے لیے نہ تو کوئی باقاعدہ ممبر شپ ہے اور نہ ہی رکنیت کی کوئی فیس ہے بلکہ دعوتِ اسلامی اللہ پاک کے دِین کی خدمت کر رہی ہے۔ اس میں ایسا کچھ نہیں ہے کہ جو یہ کرے گا وہ دعوتِ اسلامی والا ہو گا اور جو نہیں کرے گا وہ دعوتِ اسلامی والا نہیں، ہم نے اس حوالے سے کچھ طے نہیں کیا ہوا۔

رات دیر سے کھانا کھانے کا نقصان

سُوال: کیا رات کو دیر سے کھانا کھانے کے کوئی میڈیکل نقصانات بھی ہیں؟

جواب: آج کل تو شاید بڑے شہروں میں یہی سلسلہ چل پڑا ہے اور کئی طبقوں میں بھی ایسا ہوتا ہو گا کہ رات کو 11 بجے تک گھر پہنچ کر کھانا کھاتے ہوں گے پھر اوندھے پڑے رہتے ہوں گے اور سو جاتے ہوں گے۔ اب یہ خود بھی سمجھتے ہیں کہ اس کا کتنا نقصان ہے ظاہر ہے اس طرح کرنے سے پیٹ نکلے گا، بدن موٹا ہو گا اور اس کے علاوہ بہت ساری تکلیفیں اور بیماریاں پیدا ہوں گی لہٰذا کھانے کے فوراً بعد نہیں سونا چاہیے، لیکن ظاہر ہے جب رات دیر سے کھانا کھائیں گے تو پھر سونے کا ہی وقت ہو گا۔ اسی طرح ہمارے یہاں شادی بیاہ کی دعوتوں میں بھی آدھی رات کر دیتے ہیں اور پھر کھانے میں بھی مُرغن غِذائیں ہوتی ہیں، جب بندہ یہ سب کھائے گا تو بعد میں پیٹ پکڑ کر روئے گا۔

توبہ کا طریقہ

سُوال: جانے انجانے میں گناہ ہو جائے تو اس سے توبہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: گناہ سے توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس گناہ پر نادم و شرمندہ ہو اور دِل میں یہ عزم کر لے کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں مُعافی مانگے کہ یَا اللہ! مجھ سے گناہ ہوا ہے مجھے مُعاف فرما دے۔ اگر یہ خیال ہو کہ آئندہ بھی میں اس گناہ سے نہیں بچ سکوں گا تو یہ توبہ نہیں ہو گی، لہٰذا توبہ کے لیے Final decision یعنی حتمی

فیصلہ کرنا ہو گا کہ میں نے اب یہ گناہ نہیں کرنا، اس طرح توبہ پوری ہو گی۔ اگر خدانخواستہ توبہ کرنے کے بعد دوبارہ وہ گناہ ہو گیا تو پھر اسی طرح توبہ کرے۔

کسی کی حق تَلَفی ہو جائے تو کیا کریں؟

سُوال: جب ہم سفر کرتے ہیں یا کسی Public Place پر جاتے ہیں تو بعض اوقات وہاں کسی کی حق تَلَفی ہو جاتی ہے لیکن وہ شخص دوبارہ نہیں ملتا تو ہم سے جو حق تَلَفی ہوئی ہے اس کی تَلافی کس طرح ہو سکتی ہے؟

جواب: اگر کوئی مالی حق ہے تو اس شخص کو تلاش کرے جس کا یہ حق تَلَف ہوا ہے، تلاش کے باوجود وہ شخص نہیں ملتا لیکن اس کے وُرَثا مل جاتے ہیں تو ان کو رَقم دے دے، اگر وُرَثا بھی نہیں ملتے تو وہ رَقم کسی شرعی فقیر کو دے دے اور یہ نیت کرے کہ اس کا ثواب اس رَقم کے مالک کو پہنچے۔ [1]

قِیامت کب آئے گی؟

سُوال: قِیامت کب آئے گی؟ سنا ہے قِیامت 60 یا 70 سال میں آجائے گی؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔ اس بات کا یقین رکھیے کہ قِیامت آئے گی اور یہ ہمارا اِیمان ہے لیکن ابھی قِیامت کی بہت ساری نشانیاں باقی ہیں لہٰذا یہ کب آئے گی اس کی کوئی مَخْصُوص تاریخ نہیں بتائی جاسکتی۔ نیز 60، 70 سال بعد قِیامت آئے یہ کہنا بھی بہت مشکل ہے۔

کیا کار ایکسیڈنٹ میں مَرنے والا شہید کہلائے گا؟

سُوال: میرا 17 سال کا بیٹا کار ایکسیڈنٹ میں اِنتقال کر گیا ہے، کیا وہ شہید کہلائے گا؟ اس کے ماں باپ کے لیے صبر کے طریقے اِرشاد فرما دیجیے۔ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک مَرحوم کو غریقِ رَحمت فرمائے، ان کو بے حساب بخش دے اور ان کے والدین کو صبر نصیب کرے۔ ظاہر ہے جوان بیٹے کی موت کا صبر دُشوار ہوتا ہے لیکن اس کے سِوا کر بھی کیا سکتے ہیں اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ میدانِ

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۷۹ ۳ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کربلا میں 18 برس کے نوجوان حضرتِ سَیِّدُنا علی اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شہید ہوئے[1] تو ان کے ماں باپ نے صبر ہی کیا، کسی قسم کا شور یا واویلا نہیں کیا لہٰذا آپ بھی صبر ہی کریں، اگر صبر نہیں کرتے تو جانے والا پلٹ کر واپس تو نہیں آئے گا لیکن صبر نہ کرنے سے ثواب ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ بعض اوقات لوگ بے صبری میں کُفریات بھی بک جاتے ہیں مثلاً "یااللہ! تجھے اس کی بھری جوانی پر رحم نہیں آیا" اگر کسی نے یہ کہہ دیا تو وہ اِسلام سے نکل جائے گا اور کافر ہو جائے گا۔[2] اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ مَعَاذَ اللہ اللہ پاک کو بے رحم کہہ رہا ہے لہٰذا بہت زیادہ اِحتیاط کرنے اور زبان کو کنٹرول کرنے کی ضَرورت ہے۔ رہی بات کار ایکسیڈنٹ میں اِنتقال کرنے والے کو شہید کہنے یا نہ کہنے کی تو اس پر یہ جُزئیہ ملاحظہ کیجیے چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: کسی پر دیوار گر جائے، کسی چیز کے نیچے دَب کر مَر جائے یا سواری سے گِر کر فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔[3] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) ان کے ساتھ دو چیزیں پیش آئیں ایک تو دبنا اور دوسرا حادثاتی موت تو اللہ پاک سے اُمید کی جاسکتی ہے کہ ان کو شہادت کی سعادت نصیب ہوئی ہو۔

لڑکی کا "نسواں" نام رکھنا کیسا؟

سُوال: میں نے اپنی بیٹی کا نام "نسواں" رکھنا ہے یہ نام ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب: اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے مگر یہ نام رکھا تو گناہ گار بھی نہیں ہو گا۔

مسجدِ محلہ میں جماعتِ ثانیہ کہاں کروائی جائے؟

سُوال: عشا کی جماعت ہونے کے بعد دوسری جماعت اسی جگہ کروائیں جہاں پہلی ہوئی تھی تو یہ دُرُست ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر امام مقرر ہے اور اس نے نماز پڑھا دی ہے تو جماعتِ ثانیہ اس جگہ سے ہٹ کر کروائی جائے گی تاکہ کسی کو غَلَط فہمی نہ ہو اور وہ اسے پہلی جماعت ہی نہ سمجھ لے۔ یہ مسئلہ محلے کی مسجد کا ہے۔[4]

❖

---

1. طبقات ابن سعد، بقیۃ الطبقۃ الثانیۃ من التابعین، علی بن الحسین بن علی، ۵/۱۶۳، رقم: ۷۵۵۔
2. کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۹۴۔
3. بہارِ شریعت، ۱/۸۵۸-۸۵۹، حصہ: ۴ ملتقطاً۔
4. ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب فی المؤذن... الخ، ۲/۷۸- بہارِ شریعت، ۱/۴۷۱، حصہ: ۳۔

سنّتِ متوارثہ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: سنّتِ متوارثہ سے کیا مُراد ہے؟

جواب: وہ سنّت جو ہمیشہ سے چلتی آرہی ہو اسے سنّتِ متوارثہ کہتے ہیں۔

کیا بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟

سُوال: کیا وصیت پر عمل کرتے ہوئے بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: بہارِ شریعت جلد اول صفحہ نمبر 812 پر ہے: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا مُعاملہ نہ ہوا ہو جس سے وہ اس کے نکاح سے نکل جائے مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چُھوا یا بوسہ دیا یا مَعَاذَ اللہ مُرتدہ ہوگئی اگرچہ غسل سے پہلے ہی ہو پھر مسلمان ہوگئی کہ ان سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہوگئی لہٰذا غسل نہیں دے سکتی۔[1]

شیڈول کے مُطابق اپنا وقت گزاریں

سُوال: ہم تین دِن اللہ پاک کے گھر میں ٹھہریں گے تو کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما سکیں اور وہ کونسی باتیں ہیں جن سے ہمیں بچنا چاہیے تاکہ ہم بجائے فائدہ اُٹھانے کے نقصان نہ کر بیٹھیں۔(ملتان سے دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں آئے ہوئے شوبز سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا سُوال)

جواب: اگر مسجد میں اِعتکاف کی نیت کر کے رہیں گے تو اِعتکاف کا بھی ثواب ملتا رہے گا۔[2] پھر یہاں مسجد میں رہنے کا پورا شیڈول بنا ہوا ہے اگر آپ اس کے مُطابق عمل کریں گے تو آپ کا وقت بہت اچھا گزرے گا اور بہت کچھ سیکھنے کو بھی ملے گا۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو اسلامی بھائی دِیگر شہروں سے آتے ہیں ان میں سے کچھ تو رات کو مَدَنی مذاکرے میں شرکت کرتے ہیں اور باقی سو جاتے ہیں پھر صبح جلدی اُٹھ کر گھومنے نکل جاتے ہیں اور تفریح گاہوں کا رُخ کر لیتے ہیں اور کھانے کے

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۸۱۲، حصہ: ۴۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۱۰۲۱-۱۰۲۲، حصہ: ۵۔

وقت یہاں آجاتے ہیں کیونکہ ہوٹل کا کھانا مہنگا پڑتا ہے۔ اس طرح ہرگز نہ کیا جائے کہ جب آئے ہی ہیں تو شیطان سے بالکل دامن چُھڑالیں اور یہاں ہی رہیں اِدھر اُدھر جائیں گے تو تھکن ہو جائے گی اور کچھ بھی نہیں سیکھ سکیں گے۔

مزارات پر ملنے والے چھلّے اور کڑے پہننا کیسا؟

سُوال: اگر ہم کسی دَربار پر جاتے ہیں جیسے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر یا پاکپتن شریف تو وہاں سے چھلّا یا کڑا ملتا ہے جیسا کہ میرے ہاتھ میں انگوٹھی ہے اس کے پہننے کا کیا طریقہ ہے اور اس کے آداب کیا ہیں اور اس کو پہننے کا مُبارک دِن کونسا ہے؟ (شوبز سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا سُوال)

جواب: بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے مزارات چھلّوں اور کڑوں کے لیے نہیں ہوتے بلکہ وہاں جاکر حاضریاں دینے کا مقصد فیض حاصل کرنا اور ان کے نَقْشِ قَدَم پر چلنے کی نیت کرنا ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے چھلّے اور کڑے تقسیم نہیں کیے بلکہ نمازیں پڑھی اور پڑھائی ہیں، مسلمانوں کو اِسلامی زندگی گزارنے کا دَرس دیا ہے۔ فی زمانہ ان مزارات پر طرح طرح کے ملنگ چھلّے کڑے لے کر بیٹھ گئے ہیں اور لوگ بے چارے سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کا تَعَلُّق بھی کسی بزرگ سے ہے حالانکہ یہ اسٹیل کی انگوٹھیاں اور کڑے وغیرہ پہننا مرد کے لیے ناجائز و گناہ ہے۔ مَرد کے لیے صِرف چاندی کی ایک انگوٹھی جس میں ایک نگ ہو اور اس کی چاندی کا وزن ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو وہ پہننا جائز ہے، اس کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی مَرد کو پہننا جائز نہیں ہے بلکہ صرف چاندی کا چھلّا ہو یعنی اس میں نگ نہ لگا ہو وہ بھی پہننا جائز نہیں ہے۔[1]

پوشیدہ صَدقہ کرنے سے کیا مُراد ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے؟

سُوال: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی مالی مدد کرتا ہے اور ان دونوں کے علاوہ کسی بھی تیسرے شخص کو اس کا عِلم نہیں ہے تو کیا اس کو پوشیدہ صَدقہ کہا جائے گا یا لینے والے کے بھی عِلم میں لائے بغیر دیا جائے تو پوشیدہ صَدقہ کہلائے گا جیسے کسی نابینا کو رقم دے دی جائے؟

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۲۶، حصہ: ۱۶۔

جواب: واقعی یہ ایک مسئلہ ہے کہ پوشیدہ کی تعریف کیا ہے اور کس طرح دینے کو پوشیدہ کہا جائے گا؟ ایک کو بھی پتا نہ چلے شاید نفس کو یہ گوارا نہ ہو کسی نہ کسی کو تو بتا ہی دیتے ہیں مثلاً کہیں گے کہ "میں نے الیاس کے ہاتھ میں رقم دینی ہے" اس طرح مجھے تو پتا چلے گا کہ اس نے دو لاکھ روپے دیئے ہیں۔ یا کسی کو بتائیں گے کہ کسی اور کو مَت بتانا کہ میں نے اتنی اتنی رَقم دینی ہے۔ مثال کے طور پر میرے پاس ایک لاکھ روپے کی رقم تحفۃً آئی تو میں اپنے قریبی شخص کو دوں اور اس سے کہہ دوں کہ یہ فیضانِ مدینہ میں دے دو اور میرا نام نہیں بتانا لیکن اس صورت میں بھی جس کو دے رہا ہے اس سے پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اگر یوں کہا جائے کہ "یہ رَقم فیضانِ مدینہ کے چندہ بکس میں ڈال دینا یا قافلوں کی مد میں جمع کروا دینا" اور اس کو بتایا نہ جائے کہ یہ رقم کس کی طرف سے ہے تو وہ یہ سمجھے گا کہ شاید یہ کسی نے دی ہو گی، اس طرح حکمتِ عَمَلی سے بھی رَقم چُھپا کر دی جاسکتی ہے۔ یوں ہی خاموشی سے خود ہی چندہ بکس میں رقم ڈالی جاسکتی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) پوشیدہ صَدقہ دینے والی بات عرش کے سائے میں جگہ ملنے والی حدیث میں کی گئی ہے وہ اس طرح ہے کہ سیدھے ہاتھ سے صَدقہ دے تو اُلٹے ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ اس نے کیا خرچ کیا۔ پوشیدہ کا عام طور پر یہی معنیٰ ہوتا ہے کہ کسی بھی دوسرے کو معلوم نہ ہو لیکن اگر کوئی ایسی ضَرورت پیش آئی کہ بتانا پڑے گا اور اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے مثلاً رَقم کسی ایسے شخص تک پہنچانی ہے جس تک یہ خود نہیں پہنچا سکتا تو ایسے شخص کو دے دے جو متعلقہ شخص تک پہنچا دے اور اس کو یہ بتا دے کہ اس کو پتا نہ چلے کہ کس نے دی ہے تو اُمید ہے کہ یہ بھی پوشیدہ صَدقے میں ہی آئے گا۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات (اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔)[1] ظاہر ہے اگر کھڑے ہو کر اِعلان کرتا ہے کہ میں ایک لاکھ روپے پیش کر رہا ہوں اور اس کی رِیاکاری کی نیت نہ ہو تو یہ بھی جائز ہے اگرچہ یہ اعلان پوشیدہ نہیں کہلائے گا مگر اس میں ثواب ملنے کی اُمید موجود ہے۔ اگر اِعلان اس لیے کر رہا ہے کہ یہ خود ایسا شخص ہے جسے دیکھ کر دوسروں کو تَرغیب ملے گی اور وہ بھی کچھ نہ کچھ رَقم راہِ خُدا میں دیں گے اور دِکھاوا مقصود نہیں

---

1 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ۱/۵، حدیث: ۱۔

www.dawateislami.net

ہے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہو گا بلکہ ثواب ہی کی اُمید ہو گی۔

نہ چاہتے ہوئے بھی رِیاکاری ہو جاتی ہے

سُوال: کیا یہ ممکن ہے کہ کسی کو نہ رِیاکاری کے بارے میں عِلم ہو، نہ اس کی تعریف معلوم ہو، نہ ہی حُبِّ جاہ کا کچھ پتا ہو حتّٰی کہ حُبِّ جاہ کا تو نام بھی نہ سُنا ہو اب وہ بتائے کہ میں نے اتنی اتنی رَقم دی ہے یا اِس اِس طرح کیا ہے اور وہ اپنے نام کے ساتھ یہ سب کچھ بتائے لیکن اس کی رِیاکاری وغیرہ کرنے کی نیت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ بھی ممکن ہے، لیکن یہ عمل ہی ایسا ہے کہ اگر کوئی بندہ چار آدمیوں کے سامنے جیب سے کچھ بھی رَقم دے تو دِل میں گدگدی تو ہوتی ہے کہ چلو اپنا Impression (تاثر) پڑے گا تو نہ چاہتے ہوئے بھی ایسی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

پوشیدہ صَدقہ اور ہمارے بزرگانِ دِین کا اَنداز

سُوال: جس طرح اِخلاص کی کیفیات اَفراد کے اِعتبار سے مختلف ہوتی ہیں کیا صَدقہ وغیرہ پوشیدہ رکھنے کے اِعتبار سے بھی یہ کیفیات مختلف ہوں گی؟ جیسے رقم دینے والا یہ حیلہ کرے کہ پہلے کسی کو یہ رقم ویسے ہی دے دے اور پھر اس سے واپس لے کر صَدقہ کے لیے دے دے اور کہے یہ رقم مجھے کسی نے دی تھی، اسی طرح اگر یوں کرلے کہ جس کو دینا ہے وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی جوتیوں کے پاس رقم رکھ دے یا پاؤں کے پاس رکھ دے یا اس کے گھر میں ڈلوا دے جیسا کہ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ایسے اَعمال ہوتے تھے۔

جواب: کتابوں میں بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ایسے انداز لکھے ہوئے ہیں لیکن آج اگر کسی کی جوتیوں میں اس طرح کچھ رکھیں گے تو بے چارہ سوچ میں پڑ جائے گا پتا نہیں یہ کیا ہے؟ اسی طرح کسی کے گھر میں ڈالیں گے اور اس کے گھر میں کوئی مہمان آئے تو وہ سمجھے گا کہ شاید یہ مہمانوں کی گِر گئی ہے اور وہ اس کو لقطہ سمجھ بیٹھے گا۔ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے بارے میں جو لکھا ہے کہ یہ لوگ گھر میں ڈال جایا کرتے تھے تو ہو سکتا ہے وہ لوگ اس کے ساتھ چِٹّھی پر لکھ کر بھی رکھتے ہوں، نیز کسی نابینا کو بھی صَدقہ دیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی فیضانِ مدینہ میں دینا چاہے تو یہاں موجود مختلف چندہ بکس میں بھی ڈال سکتا ہے۔ ظاہر ہے اگر خاموشی سے کچھ رَقم ڈالے گا تو کسی کو کیا پتا کہ 10 کا نوٹ ڈالا ہے یا ہزار (1000)

کا تو یوں چُپ چاپ رَقم دی جا سکتی ہے۔ عموماً ایسا ہوتا نہیں کم از کم کسی کے ہاتھ میں وہ رَقم دی جائے گی تا کہ اس کو تو معلوم ہو کہ یہ مالدولت نے دیا ہے۔ واقعی رِیاکاری اور دِکھاوا ایسا نَفْس میں بسا ہوا ہے کہ جب تک ایک نہ ایک کو پتا نہ چل جائے مزہ ہی نہیں آتا۔ اللہ پاک اِخلاص نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا داڑھی مولویوں کی اِیجاد ہے؟

سُوال: اگر کوئی داڑھی مُنڈواتا ہے اور اس کو کوئی کہے کہ یہ گناہ ہے تو وہ جواباً کہہ دے کہ ”یہ سب مولویوں نے باتیں نکالی ہوئی ہیں“ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر وہ نَعُوْذُ بِاللہ داڑھی مُنڈوانے کو جائز کہتا ہے اور کہہ رہا ہے یہ مولویوں نے بات نکالی ہے کہ داڑھی رکھو یہ بے چارہ اس بارے میں معلومات سے محروم ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک تھی، سارے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی داڑھی تھی۔(1) نارتھ کراچی کا واقعہ ہے میں نے وہاں ایک بار داڑھی کے متعلق بیان کیا تھا تو ایک شخص کہنے لگا: ”اوئے مُلّا! سُن تم یہ داڑھی داڑھی کر رہے ہو، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ بھی پہلے داڑھی رکھتے تھے ان کو کافروں نے پکڑ پکڑ کر مارنا شروع کر دیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ دیکھا تو ان کو داڑھی رکھنے سے منع کر دیا کہ داڑھی مَت رکھو، یہ حدیث ہے۔“ میں نے اسے کہا: مجھے آپ کی ایسی حدیث نہیں دیکھنی جو چودہ سو (1400) سال سے کسی بھی عالِم کی نظر میں نہیں آئی۔ میں نے اسے پیار بھرے اَنداز سے سمجھایا وہ شخص پھر مجھ سے آکر ملا میں نے پھر اس سے اچھے انداز سے ملاقات کی۔ بہر حال اس نے جو بات کہی تھی وہ واقعی دِل آزار بات تھی کہ اس نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اتنا بڑا بہتان باندھا تھا، ظاہر ہے یہ اس نے اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے ہی کہا ہو گا۔ ایسے بھی لوگ پائے جاتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ داڑھی مولویوں کی اِیجاد ہے۔ یاد رَکھیے! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ہے کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست (یعنی چھوٹی) کرو اور یہودیوں جیسی صورت مَت بناؤ(2)

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۵۸۵، حصہ ۱۶۔

2 ...... شرح معانی الآثار، کتاب الکراھۃ، باب حلق الشارب، ۴/۲۸، حدیث: ۶۴۲۲-۶۴۲۴۔

www.dawateislami.net

آتش پرستوں جیسی صورت مَت بناؤ۔[1] اللہ پاک ایسی باتیں کرنے والوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پوری جماعت نہ ملی ہو تو کیا امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنا واجب ہے؟

سُوال: میں مغرب کی تیسری رَکعت میں شامل ہوا اور امام صاحب نے سجدۂ سہو کیا تو ان کے ساتھ مجھ پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر امام پر سجدۂ سہو واجب ہو گیا ہے تو وہ مقتدی جس کو پوری جماعت نہیں ملی وہ سلام پھیرے بغیر امام صاحب کے ساتھ دو سجدے کرے۔[2]

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا عورت کو بھی میدانِ عرفات جانا ضَروری ہے؟	5
کیا بارش کے ہر قطرے کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے؟	1	سُود کی تباہ کاریاں	5
حج کی مُبارَک باد کس طرح دی جائے؟	2	زوال کے وقت جمعہ کی جماعت کا حکم	6
بے جا سُوالات کر کے حاجیوں کو آزمائش میں مَت ڈالیے	2	نامِ مُبارَک احمد ہے یا محمد؟	7
مُعاشرے میں رائج آزمائش میں ڈالنے والے سُوالات	2	عِدَّت میں نکاح کا شرعی حکم	7
حافظ کتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا؟	4	وَلیمہ کرنے کا حکم	7
نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب پانے والا عمل	5	حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر شریف	8
خوف واُمید دونوں ہونے چاہئیں	5	جو عورت زیادہ حج کرے اسے کیا کہیں گے؟	8

1 ...... مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، ص ۱۲۵، حدیث: ۶۰۳۔

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، فصل سھو الامام... الخ، ۱۲۸/۱۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قربانی کا گوشت کچھڑے میں اِستعمال کرنا کیسا؟	8	کیا دعوتِ اسلامی میں شمولیت کے لیے ممبر شپ لینا پڑتی ہے؟	18
نماز میں دِل نہ لگے تو کیا نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟	9	رات دیر سے کھانا کھانے کا نقصان	18
مواجہہ شریف پر حاضری نہ دینے کی وجہ	9	توبہ کا طریقہ	18
مواجہہ شریف پر حاضری نہ دینے والے بزرگ	9	کسی کی حق تلفی ہو جائے تو کیا کریں؟	19
مدینے شریف میں کچھ نہ کھاتے پیتے	10	قیامت کب آئے گی؟	19
سارا وقت کھڑے ہو کر گزارتے	10	کیا کار ایکسیڈنٹ میں مَرنے والا شہید کہلائے گا؟	19
ایک چوکیدار کا عشق بھرا جواب	10	لڑکی کا ”نسواں“ نام رکھنا کیسا؟	20
امام مالِک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ مدینہ شریف میں سُواری نہ کرتے	11	مسجدِ محلہ میں جماعتِ ثانیہ کہاں کروائی جائے؟	20
بی بی عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا مدینے شریف میں ہتھوڑے نہیں چلانے دیتیں	11	سنّتِ متوارثہ کسے کہتے ہیں؟	21
تُرکوں کے اَدب کا اَنداز	11	کیا بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟	21
مُعاف نہ کرنے والا حوضِ کوثر پر نہ جاسکے گا	12	شیڈول کے مُطابق اپنا وقت گزاریں	21
کیا صِرف بزرگوں کے نام پر ہی نیاز کی جاسکتی ہے؟	12	مزارات پر ملنے والے چھلے اور کڑے پہننا کیسا؟	22
بُری عادت ختم کرنے کا طریقہ	13	پوشیدہ صَدقہ کرنے سے کیا مُراد ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے؟	22
جھوٹ اور بہانے میں فرق	14	نہ چاہتے ہوئے بھی رِیاکاری ہو جاتی ہے	24
فوت شُدگان کے بارے میں وَسوسہ آئے تو کیا کریں؟	14	پوشیدہ صَدقہ اور ہمارے بزرگانِ دِین کا اَنداز	24
بارش کے پانی میں گٹر کا پانی شامل ہو جائے تو کیا حکم ہے؟	15	کیا داڑھی مولویوں کی اِیجاد ہے؟	25
زکوٰۃ کی رَقم ضائع ہونے سے بچایئے	16	پوری جماعت نہ ملی ہو تو کیا امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنا واجب ہے؟	26
زکوٰۃ کی رَقم کا حیلہ کرنے کا طریقہ	17	❁❁❁	❁

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر الطبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الإیمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفیٰ ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
شرح السنۃ للبربہاری	ابو محمد الحسن بن علی بن خلف البربھاری، متوفیٰ ۳۲۹ھ	دارالمنہاج ریاض
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم مترجم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
جواہر البحار	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	مکتبہ حامدیہ لاہور
شفا	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
الطبقات الکبریٰ	لابن سعد محمد بن سعد بن منیع الھاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الدرۃ الثمینۃ	ابو عبد اللہ محمد بن محمود المعروف بابن النجار، متوفی ۶۴۳ھ	شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم بیروت
بستان المحدثین	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، متوفی ۱۲۳۹ھ	باب المدینہ کراچی
تاریخ نجد و حجاز	مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net